سُوْرَۃُ النَّجْم

تعارف و مضامین:

عربی میں ستارے کو نجم کہتے ہیں نیز یہ ایک مخصوص ستارے کا نام بھی ہے، اللہ پاک نے اس سورت کی پہلی آیت میں "نجم" کی قسم ارشاد فرمائی اسی مناسبت سے اس کا نام "سورۂ نجم" رکھا گیا۔

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ پاک کی وحدانیت، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت اور قیامت کے دن مخلوق کو دوبارہ زندہ کئے جانے کا بیان ہے، نیز اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) ابتدا میں اللہ پاک نے قسم ارشاد فرما کر اپنے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان بیان فرمائی۔

(2) واقعۂ معراج کا کچھ حصہ بیان کیا گیا اور معراج کو جھٹلانے والے مشرکین کا رد فرمایا گیا۔

(3) ان بتوں کا ذکر کیا گیا جن کی مشرکین پوجا کرتے تھے، ان کے معبود ہونے اور ان کی شفاعت سے متعلق کفار کے نظریات کا رد کیا گیا، نیز جو کفار فرشتوں کے نام عورتوں جیسے رکھتے تھے ان کا رد اور کفار کے علم کی حد بیان فرمائی گئی۔

(4) کبیرہ گناہوں سے بچنے والوں کی جزا اور ریاکاری کی مذمت بیان کی گئی۔

(5) اسلام لانے کے بعد اس سے پھرنے والے ایک کافر کی مذمت بیان کی گئی اور اس کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی کتاب اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے صحیفوں میں جو مضمون بیان کیا گیا ہے اس کا ذکر بیان کیا گیا ہے کہ کوئی دوسرے کے گناہ پر پکڑا نہیں جائے گا اور آدمی اپنی ہی نیکیوں سے فائدہ پائے گا۔

(6) قیامت کے دن اعمال دیکھے جانے اور ان کے مطابق جزا ملنے کا ذکر کیا گیا اور یہ فرمایا گیا کہ اللہ پاک ہی زندگی اور موت دیتا ہے اور وہی مرنے کے بعد زندہ کرے گا۔

(7) آخر میں قومِ عاد، قومِ ثمود، قومِ نوح اور قومِ لوط پر آنے والے عذابات کا ذکر ہے تاکہ ان کا انجام سن کر کفارِ مکہ عبرت حاصل کریں اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلانے سے باز آجائیں۔

سورۂ نجم کے متعلق حدیث پاک:

حضرت عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ سجدہ والی سورتوں میں سب سے پہلے "سورۂ نجم" نازل ہوئی، اس کی تلاوت کرکے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سجدہ کیا اور جتنے بھی لوگ آپ کے پیچھے تھے (مسلمان یا کافر) ان میں سے ایک کے علاوہ سب نے سجدہ کیا، میں نے اس (سجدہ نہ کرنے والے) کو دیکھا کہ اس نے اپنے ہاتھ میں مٹی لے کر اس پر سجدہ کرلیا اور اس (دن) کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ وہ کفر کی حالت میں قتل ہوا تھا اور وہ امیہ بن خلف تھا۔[1]

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾ ... رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی حق اور ہدایت کا راستہ نہیں چھوڑا۔

﴿2﴾ ... قرآن مجید اللہ پاک کا کلام ہے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس میں کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کی۔

﴿3﴾ ... معراج کی رات ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سر کی آنکھوں سے اللہ پاک کا دیدار کیا۔

﴿4﴾ ... صرف دنیا کے لیے کوشش کرنا اور آخرت کو بھول جانا کفار و مشرکین کا کام ہے۔

﴿5﴾ ... اپنی نیکیوں کی نمود و نمائش اور ان پر فخر کرنا جائز نہیں لیکن ادائے شکر کے لیے نیکیوں کا ذکر جائز ہے۔

﴿6﴾ ... قیامت کے دن کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

﴿7﴾ ... ہر انسان کو اس کے اچھے اور برے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔

CamScanner

سُوْرَۃُ الْقَمَر

تعارف و مضامین:

عربی میں چاند کو "قمر" کہتے ہیں، اس سورت کی پہلی آیت میں چاند کے پھٹ جانے کا بیان ہے اس مناسبت سے اس کا نام "سورۂ قمر" رکھا گیا ہے۔

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ پاک کی وحدانیت، حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت اور قرآنِ پاک کی صداقت وغیرہ اسلام کے بنیادی عقائد کے بارے میں بیان کیا گیا ہے، نیز اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) ابتدا میں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک معجزے اور کفار کے طرزِ عمل کا بیان ہے۔

(2) رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مشرکین سے اعراض کرنے، انہیں قیامت قریب آنے اور اس دن انہیں پہنچنے والی سختیوں سے ڈرانے کا حکم دیا گیا ہے۔

منہ موڑنا

(3) ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تسلی کے لئے اختصار کے ساتھ سابقہ امتوں میں سے قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ ثمود، قومِ لوط اور فرعون کی قوم کے حالات اور ان کا انجام بیان کیا گیا اور کفار قریش کو مخاطب کر کے ان امتوں کے انجام سے ڈرایا گیا ہے۔

(4) آخر میں بدبخت کفار کا حال اور سعادت مند متقی و پرہیزگار لوگوں کی جزا بیان کی گئی ہے۔

پارہ 27، القمر

CamScanner

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... چاند کا دو ٹکڑے کرنا پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا روشن معجزہ ہے۔

﴿2﴾... ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے اور وقت آنے پر کوئی اس کام کو ہونے سے روک نہیں سکتا۔

﴿3﴾... قرآنِ مجید انتہاء کو پہنچی ہوئی حکمت سے بھری ہوئی کتاب ہے۔

﴿4﴾... ایک رسول کا انکار تمام رسولوں کا انکار کہلاتا ہے۔

﴿5﴾... اللہ پاک نے ہر چیز حکمت کے تقاضے کے مطابق ایک اندازے سے پیدا فرمائی ہے۔

﴿6﴾... چھوٹے اور بڑے تمام اعمال تفصیل کے ساتھ لوحِ محفوظ میں لکھے ہوئے ہیں۔

CS CamScanner

سُوْرَةُ الرَّحْمٰن

تعارف و مضامین:

اس سورت کا نام "سورۂ رحمٰن" اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس کی ابتدا اللہ پاک کے اَسمائے حُسنیٰ میں سے ایک اسم "اَلرَّحْمٰن" سے کی گئی ہے۔

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ پاک کی وحدانیت و قدرت، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت اور قرآنِ مجید کے اللہ پاک کی وحی ہونے پر دلائل بیان کئے گئے ہیں نیز اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) سورت کی ابتدا میں اللہ پاک نے اپنی عظیم نعمتوں جیسے قرآنِ پاک نازل کرنے، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قرآنِ مجید اور دنیا و آخرت کی تمام چیزوں کی تعلیم دینے کا ذکر فرمایا ہے۔

(2) چاند، سورج، آسمانوں، زمینوں، زمین پر اُگی ہوئی بیلوں، درختوں، باغات میں پھلوں اور کھیتوں میں فصلوں کا ذکر ہے۔

(3) حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور ابلیس کی پیدائش، میٹھے اور کھاری سمندروں اور ان سے موتیاں نکلنے کو بیان فرمایا گیا ہے۔

(4) اس جہاں کے فنا ہونے اور صرف اللہ پاک کی ذات کے باقی رہنے اور تمام مخلوق کے اللہ پاک کا محتاج ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔

(5) آخر میں قیامت، جنت کی نعمتوں، جہنم کی سختیوں اور ہولناکیوں وغیرہ کا تذکرہ ہے۔

سورۂ رحمٰن کی فضیلت:

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہر چیز کی ایک دلہن ہوتی ہے اور قرآن کی دلہن (سورہ) رحمٰن ہے۔[1]

CamScanner

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾...رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سارا قرآن اللہ پاک نے سکھایا۔

﴿2﴾...ناپ تول کے معاملات میں عدل وانصاف اور برابری اسلام کی شاندار تعلیمات میں سے ایک ہے۔

﴿3﴾...زمین وآسمان میں موجود سب مخلوق فنا ہونے والی ہے۔

﴿4﴾... قیامت کے دن مجرم اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے۔

﴿5﴾...خوفِ خدا رکھنے والے شخص کے لیے دو جنتوں کی خوشخبری ہے۔

﴿6﴾... جنتی پھل جھکے ہوئے اور اتنے قریب ہوں گے کہ کوئی شخص کھڑا ہو، بیٹھا ہو یا لیٹا ہو ہر طرح سے اس کا پھل چُن سکے گا۔

CamScanner

﴿7﴾... شرم وحیا اور تقوی عورت کی بہت بڑی خوبی ہے اور یہی عظیم وصف جنتی عورتوں میں پایا جائے گا۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَة

تعارف و مضامین:

سورۂ واقعہ دو آیتوں "اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ" اور "ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ" کے علاوہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں 96 آیتیں ہیں۔ "واقعہ" قیامت کا ایک نام ہے اور اس سورت کا نام "واقعہ" اس کی پہلی آیت میں مذکور لفظ "اَلْوَاقِعَةُ" کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ پاک کی وحدانیت کے دلائل، حشر کے احوال اور لوگوں کا انجام بیان کیا گیا ہے، نیز اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) سورت کی ابتدا میں قیامت قائم ہونے اور اس وقت زمین کے تھرتھرانے اور پہاڑوں کے ریزہ ریزہ ہو جانے کا ذکر ہے۔

(2) حساب کے وقت لوگوں کی تین قسمیں بیان کی گئیں: (1) دائیں طرف والے (2) بائیں طرف والے (3) سبقت کرنے والے، پھر ان تینوں اقسام کے لوگوں کا حال اور قیامت کے دن ان کے لئے تیار کی گئی جزا کا بیان ہے۔

(3) اللہ پاک کے وجود اور اس کی وحدانیت کے دلائل، انسانوں کی تخلیق، نباتات کو پیدا کرنے اور پانی نازل کرنے میں اس کی قدرت کے کمال پر دلائل بیان کئے گئے ہیں۔

(4) قرآنِ پاک کا ذکر کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ قرآنِ مجید سب جہانوں کے پالنے والے رب کی نازل کردہ کتاب ہے۔

(5) آخر میں تین اقسام کے لوگوں سعادت مندوں، بدبختوں اور نیکیوں میں سبقت لے جانے والوں کا حال اور انجام بیان کیا گیا ہے۔

سورۂ واقعہ کی فضیلت:

(1) نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "جو شخص روزانہ رات کے وقت سورۂ واقعہ پڑھے تو وہ فاقے سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔"[1]

(2) رسولِ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "اپنی عورتوں کو سورۂ واقعہ سکھاؤ کیونکہ یہ سورۃُ الغنیٰ (یعنی محتاجی دور کرنے والی سورت) ہے۔"[2]

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾ قیامت میں اللہ پاک کے نافرمان جہنم میں جا کر ذلیل ہوں گے اور فرمانبردار جنت میں داخل ہو کر بلند مرتبہ پائیں گے۔

﴿2﴾ جب قیامت آئے گی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔

﴿3﴾ جنتیوں کو جنت میں ان کی من پسند چیزیں پیش کی جائیں گی۔

﴿4﴾ جہنمیوں کو کھانے کے لئے زقوم نامی کانٹے دار درخت اور پینے کے لئے کھولتا پانی دیا جائے گا۔ (الامان والحفیظ)۔

﴿5﴾ موت مقرر کر دی گئی ہے اس سے کسی صورت فرار ممکن نہیں۔

﴿6﴾ قرآن عظیم کو چھونے کے لئے باوضو ہونا فرض ہے۔

CamScanner

سُوْرَۃُ الْحَدِیْد

تعارف و مضامین:

سورۂ حدید ایک قول کے مطابق مکۂ مکرمہ اور ایک قول کے مطابق مدینہ پاک میں نازل ہوئی۔ عربی میں لوہے کو حدید کہتے ہیں اس سورت کی آیت نمبر 25 میں اللہ پاک نے حدید یعنی لوہے کے فوائد بیان فرمائے ہیں، اسی مناسبت سے اس کا نام "سورۂ حدید" رکھا گیا ہے۔

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں عقیدے اور ایمان سے متعلق، جہاد اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کے بارے میں اور ان کے علاوہ دیگر چیزوں سے متعلق شرعی احکام بیان کئے گئے ہیں۔ نیز اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) ابتدا میں اللہ پاک کی صفات، اس کے اسمائے حسنیٰ اور کائنات کی تخلیق میں اس کی عظمت و قدرت کے آثار کے ظہور کا بیان ہے۔

(2) مسلمانوں کو دینِ اسلام کی سربلندی اور اس کے اعزاز کی خاطر اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

(3) دنیا اور آخرت کی حقیقت کو واضح کیا گیا اور بتایا گیا کہ دنیا فنا ہونے والا گھر اور کھیل تماشے کی طرح ہے جبکہ آخرت ہمیشہ باقی رہنے والا گھر، سعادت اور بڑی راحت کی جگہ ہے اور ساتھ ہی دنیا کے دھوکے میں مبتلا ہونے سے ڈرایا گیا اور آخرت کی بہتری کے لئے عمل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

(4) مسلمانوں کو مصیبتوں پر صبر کرنے کی تلقین کی گئی اور تکبُّر و بخل کی مذمت بیان کی گئی، نیز اللہ پاک سے ڈرنے اور انبیاو رُسل عَلَیْہِمُ السَّلَام کے راستے کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(5) آخر میں سابقہ اُمتوں کے حالات سے نصیحت حاصل کرنے کا کہا گیا ہے اور اس سلسلے میں حضرت نوح اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِمَا السَّلَام کے واقعات بیان کیے گئے۔

سورۂ حدید کے متعلق حدیث:

حضرت عرباض بن ساریہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سونے سے پہلے المسبحات کو پڑھتے تھے اور آپ نے فرمایا: ان میں ایک آیت ہزار آیات سے افضل ہے۔[1]

CamScanner

﴿1﴾...زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ کریم کی پاکی بیان کرتی ہے۔

﴿2﴾...اللہ پاک کی ذات ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔

﴿3﴾... قرآنِ مجید نازل کرنے کا مقصد لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لانا ہے۔

﴿4﴾... قیامت میں مؤمنین کے ایمان کا نور جنت کی طرف ان کی رہنمائی کرے گا۔

﴿5﴾...بروزِ قیامت منافقوں اور کافروں کے چھٹکارے کی کوئی صورت نہ ہو گی۔

﴿6﴾...اللہ پاک ہر متکبِّر اور بڑائی جتانے والے کو ناپسند کرتا ہے۔

CamScanner

بخل انتہائی مذموم فعل ہے اس سے ضرور بچنا چاہیے۔

CamScanner

سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَة

تعارف و مضامین:

بحث و تکرار کرنے والی عورت کو عربی میں "مُجَادِلَہ" کہتے ہیں، اس سورت کی پہلی آیت میں حضرت خولہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ظِہار کے مسئلے میں ہونے والی بحث کا ذکر ہے، اس مناسبت سے اس کا نام "سورۂ مُجَادَلَہ" رکھا گیا۔

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں ظِہار اور اس کے کفارے اور چند دیگر چیزوں کے بارے میں شرعی اَحکام بیان کیے گئے ہیں، مزید اس میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1) ابتدا میں حضرت خولہ بنتِ ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی ظِہار کے مسئلے میں ہونے والی بحث اور ظِہار سے متعلق چند اَحکام بیان کیے گئے ہیں۔

(2) مجلس کے چند آداب بیان کئے گئے اور مسلمانوں کو اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات پر عمل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، نیز علمائے دین کی تعریف کی گئی اور ان کا مرتبہ و مقام واضح کیا گیا ہے۔

(3) اُن منافقین کی سرزنش کی گئی جو یہودیوں سے محبت کرتے تھے، مسلمانوں کے راز اُن تک پہنچاتے تھے، جھوٹی قسمیں کھاتے تھے، اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عداوت رکھتے اور ان کے اَحکامات کی مخالفت کرتے تھے۔

(4) آخر میں بیان کیا گیا کہ مسلمان کافروں سے محبت نہ رکھیں اگرچہ وہ ان کے باپ، بیٹے، بھائی اور خاندان کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔

سورۂ مجادلہ سے متعلق حدیث:

حضرت عروہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لیے ہیں، جس کی سماعت تمہاری تمام آوازوں کو محیط ہے، تو اللہ پاک نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر یہ آیت نازل فرمائی: قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا بیشک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے معاملے میں آپ سے بحث کر رہی ہے۔[1]

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾...اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت کرنے والے ذلیل ورسوا ہوتے ہیں۔

﴿2﴾...انسان کا ہر عمل اللہ پاک کے شمار میں ہے اگرچہ انسان بھول جائے۔

﴿3﴾...اللہ پاک علمائے دین کے درجات بلند فرماتا ہے۔

﴿4﴾...جان اور مال بچانے کے لئے جھوٹی قسموں کو اپنی ڈھال بنانے والے منافقین رسوا کر دینے والے عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

CamScanner

سُوْرَۃُ الْحَشْر

تعارف و مضامین:

حشر کا معنٰی ہے لوگوں کو اکٹھا کرنا اور اس سورت کی دوسری آیت میں بنو نضیر کے یہودیوں کے پہلے حشر یعنی انہیں اکٹھا کر کے مدینے سے نکال دیئے جانے کا ذکر ہے، اس مناسبت سے اسے "سورۂ حشر" کہتے ہیں۔ اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں بنو نضیر کے یہودیوں کو مدینہ منورہ سے جلاوطن کرنے کے بارے میں بیان کیا گیا اور مسلمانوں کو چند شرعی احکام بتائے گئے ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) ابتدا میں بتایا گیا کہ انسان، حیوان، نباتات، جمادات الغرض کائنات کی ہر چیز اللہ کریم کی پاکی بیان کرتی، اس کی قدرت و وحدانیت کی گواہی دیتی اور اس کی عظمت کا اِقرار کرتی ہے۔

(2) بنو نضیر کے یہودیوں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کئے ہوئے معاہدے کی خلاف ورزی کی اور آپ کو شہید کرنے کی سازش کی تو اس کے نتیجے میں انہیں مدینہ منورہ سے جلاوطن کر دیا گیا۔

(3) مالِ فَے کے اَحکام بیان کئے گئے اور مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو کچھ انہیں عطا فرمائیں وہ لے لیں اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہیں اور اللہ پاک سے ڈرتے رہیں۔

(4) اللہ کریم نے مہاجرین و انصار اور ان کے بعد آنے والے مسلمانوں کی عظمت و شان بیان فرمائی اور یہ بتایا کہ جو اپنے نفس کی لالچ سے بچا لیا گیا تو وہی کامیاب ہے۔

(5) منافقوں کی باطنی خباثت ذکر کی گئی اور بتایا گیا کہ کس طرح انہوں نے یہودیوں سے ان کی مدد کے خفیہ وعدے کئے اور کس طرح یہ اپنے وعدوں سے منہ پھیر گئے، نیز ان منافقوں کو شیطان سے تشبیہ دی گئی اور بتایا گیا کہ جس نے شیطان کی باتوں میں آکر کفر کیا تو وہ اور شیطان دونوں جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔

(6) مسلمانوں کو تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرنے، آخرت کی تیاری کرنے اور سابقہ اُمتوں کے اَحوال سے عبرت و نصیحت حاصل کرنے کا حکم دیا گیا اور بتایا گیا کہ دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں اور جنت والے ہی کامیاب ہیں۔

(7) آخر میں قرآنِ مجید کی عظمت بیان کی گئی اور اسے نازل کرنے والے رب پاک کے عظیم اور جلیل اوصاف اور اس کے اسمائے حُسنیٰ بیان کئے گئے ہیں۔

سورۂ حشر کی فضیلت:

حضرت مَعْقِل بن یَسَار رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ "اَعُوْذُ بِاللہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم" کہا اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات کی تلاوت کی تو اللہ پاک 70 ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر اسی دن انتقال کر جائے تو شہید کی موت مرے گا اور جو شام کے وقت اسے پڑھے تو اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔"[1]

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... جو اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت کرتا ہے اللہ پاک اسے سخت سزا دیتا ہے۔

﴿2﴾... رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت فرض ہے۔

﴿3﴾... رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد کرنا اللہ پاک کے دین کی مدد کرنا ہے۔

﴿4﴾... ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے دوسروں کو خود پر ترجیح دینی چاہئے۔

﴿5﴾... کامیاب وہی ہے جس نے اپنے نفس کو لالچ سے بچالیا۔

﴿6﴾... ہمیں اپنے اور فوت شدہ مسلمانوں کے لیے بخشش کی دعا کرنی چاہئے۔

﴿7﴾... انسان کو اپنی آخرت کے لیے فکر مند رہنا چاہئے۔

سُوۡرَۃُ الۡمُمۡتَحِنَۃ

تعارف ومضامین:

ایک قول کے مطابق اس کا نام "مُمۡتَحِنَہ" ہے جس کا معنیٰ ہے "عورتوں کا امتحان لینے والی سورت۔" ایک قول یہ ہے کہ اس کا نام "مُمۡتَحَنَہ" ہے، یعنی اس سورت میں ان عورتوں کا ذکر ہے جن کا امتحان لیا گیا۔ اس سورت کا نام اس کی آیت نمبر10 کے کلمے "فَامۡتَحِنُوۡھُنَّ" سے لیا گیا ہے۔

اس سورت کے مرکزی مضمون میں "مسلمانوں سے معاہدہ کرنے والے اور جنگ نہ کرنے والے مشرکین کے اَحکام" بیان کئے گئے ہیں، مزید اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) ابتدا میں مسلمانوں کو کافروں کے ساتھ دوستی کرنے اور ان سے محبت رکھنے سے منع کیا گیا اور بتایا گیا کہ کفار کو جب بھی موقع ملے گا تو تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کریں گے اور یہ بھی بتایا گیا کہ قیامت کے دن کافر اولاد اور کافر رشتے دار کوئی فائدہ نہیں دیں گے بلکہ اس دن ایمان اور نیک اعمال کام آئیں گے۔

(2) اس سلسلے میں حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام اور ان کے ساتھیوں کی سیرت کو بطورِ مثال پیش کیا گیا کہ کس طرح انہوں نے اپنی مشرک قوم سے بیزاری کا اظہار کیا تاکہ مسلمان حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام کی سیرت کو اپنے لیے مَشۡعَلِ راہ بنائیں۔ آگ والا رستہ

(3) یہودیوں اور مشرکوں سے تعلقات کے بارے میں اصول بیان کیے گئے اور مدینہ منورہ ہجرت کر کے پہنچنے والی مومنہ عورتوں کا امتحان لینے کا حکم دیا گیا اور ان کے بارے میں شرعی احکام بیان کیے گئے۔

(4) آخر میں مسلمانوں کو یہودیوں کے ساتھ دوستی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

پارہ28، الممتحنة

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... کفار اللہ پاک کے بھی دشمن ہیں اور مسلمانوں کے بھی۔

﴿2﴾... اللہ پاک کی رضا چاہنا اور کفار سے دوستی کرنا دونوں باتیں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔

﴿3﴾... کافر کبھی بھی مسلمان کا دوست اور خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔

CamScanner

﴿4﴾... کافر رشتے دار اور اولاد قیامت کے دن مسلمان کو کچھ نفع نہ دیں گے جبکہ مومن رشتے دار اور اولاد اللہ کے حکم سے ضرور کام آئیں گے۔

﴿5﴾... کفار سے دشمنی رکھنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا مسلمانوں سے دوستی رکھنا۔

CamScanner

سُورَۃُ الصَّف

تعارف و مضامین:

صف کا معنیٰ ہے سیدھی قطار اور اس سورت کی آیت نمبر 4 میں مذکور کلمہ "صَفًّا" کی مناسبت سے اس کا نام "سورۂ صف" رکھا گیا ہے۔

اس سورت کے مرکزی مضمون میں "دشمنوں کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم اور مجاہدین کا عظیم ثواب" بیان کیا گیا ہے مزید اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اللہ پاک کی تسبیح اور تقدیس بیان کرنے کے بعد مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ بات نہ کہو جس پر خود عمل نہیں کرتے۔

(2) جو لوگ اللہ پاک کی راہ میں سیسہ پلائی دیوار کی طرف صف باندھ کر لڑتے ہیں اللہ پاک ان سے محبت فرماتا ہے۔

(3) اللہ کریم اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کرنے اور دین میں تفرِقہ بازی سے منع کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ یہودیوں اور عیسائیوں کا طریقہ ہے۔

(4) مسلمانوں کو یہ بشارت دی گئی کہ اللہ پاک نے اپنے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے اور یہ دین سب دینوں پر غالب ہو گا اگرچہ مشرکوں کو ناپسند ہو۔

(5) مسلمانوں کے سامنے عذابِ آخرت سے نجات کا راستہ بیان کیا گیا کہ وہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان رکھیں اور اللہ پاک کی راہ میں مال اور جان کے ساتھ جہاد کریں۔

(6) مسلمانوں کو اللہ پاک کے دین کا مددگار بننے کا حکم دیا گیا اور ان کے سامنے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے حواریوں کی ایک مثال بیان فرمائی گئی ہے۔

پارہ 28، الصف

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے قول کے مطابق عمل بھی کرنا چاہئے۔

﴿2﴾... ایسے کام کا دعویٰ کرنا جسے کیا نہ ہو یا کرنے کا کوئی ارادہ ہی نہ ہو، اللہ پاک کی سخت ناراضی کا سبب اور ناجائز و گناہ ہے۔

CamScanner

﴿3﴾...بہادر مجاہد اللہ پاک کو پسند ہیں جو ڈٹ کر کفار کا مقابلہ کریں اور پیٹھ نہ دکھائیں۔

﴿4﴾... حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بغیر باپ پیدا ہوئے ہیں اور یہ قدرتِ الٰہی کی عظیم نشانی ہے۔

﴿5﴾...رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آخری نبی ہیں اسی لئے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے صرف آپ کی بشارت دی ہے۔

﴿6﴾...اللہ پاک پر جھوٹ باندھنے والا سب سے بڑا ظالم ہے۔

﴿7﴾...اللہ پاک پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا اعلیٰ اور فائدہ مند تجارت ہے۔

ذہنی مشق

سُوْرَةُ الْجُمُعَة

تعارف و مضامین:

سات دنوں میں سے ایک دن کا نام جمعہ ہے اور اس دن سورج ڈھلنے کے بعد جو نماز ادا کی جاتی ہے اسے نمازِ جمعہ کہتے ہیں۔ اس سورت کی آیت نمبر 9 میں موجود لفظ "اَلْجُمُعَةِ" کی مناسبت سے اس سورت کا نام "سورۂ جمعہ" رکھا گیا ہے۔

اس سورت کا مرکزی مضمون "نمازِ جمعہ کا حکم" ہے نیز اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) ابتدا میں اللہ پاک کی تسبیح و تقدیس اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان بیان کی گئی ہے۔

(2) اللہ پاک کا اپنی مخلوق پر بڑا افضل ہے کہ اس نے اُن کی ہدایت کے لیے اپنے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مبعوث فرمایا۔

(3) توریت کے اَحکام پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے یہودیوں کی مذمت کی گئی اور یہودیوں سے کہا گیا کہ اگر وہ اللہ پاک کے دوست ہیں تو ذرا موت کی تمنا کریں اور بتایا گیا کہ وہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے اور وہ جس موت سے بھاگتے ہیں۔ وہ ہر صورت انہیں آکر رہے گی۔

سورہ جمعہ سے متعلق حدیث:

(1) حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون کی تلاوت فرماتے تھے۔ (1)

(2) حضرت ابو جعفر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون کی تلاوت فرماتے تھے، سورۂ جمعہ کی تلاوت کے ذریعے مسلمانوں کو بشارت دیتے اور (مزید نیک اعمال کرنے پر) ابھارتے تھے جبکہ سورۂ منافقون کے ذریعے منافقوں کو مایوس کرتے اور ان کی سرزَنِش فرماتے تھے۔ (2)

(1) ...رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھیجنے کا ایک مقصد لوگوں کو برائیوں سے پاک کرنا اور علم و حکمت سکھانا ہے۔

(2) ... قرآنِ مجید کو محض اپنی عقل سے نہیں بلکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیم سے سمجھا جائے۔

(3) ...ہدایت کے لئے قرآنِ مجید کے ساتھ ساتھ حدیث کی بھی ضرورت ہے۔

(4) ... حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دنیا میں کسی کے شاگرد نہیں۔

(5) ...جمعہ کے دن پہلی اذان ہوتے ہی نمازِ جمعہ کی تیاری واجب ہے۔

CamScanner

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْن

تعارف ومضامین:

اس سورت کی ابتدا میں منافقوں کی صفات بیان کی گئیں اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور مسلمانوں سے متعلق ان کا موقف ذکر کیا گیا، اس مناسبت سے اس کو "سورۂ منافقون" کہتے ہیں۔

اس سورت کے مرکزی مضمون میں "منافقوں کے نفاق اور اُن کی بری عادات "کو بیان کیا گیا ہے۔ مزید اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) ابتدا میں بتایا گیا کہ منافق اپنے دلی عقیدے میں ضرور جھوٹے ہیں اور اپنی جان بچانے کے لیے انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے، زبان سے ایمان لانے اور دل سے کفر کرنے کی وجہ سے اللہ پاک نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے جس کی وجہ سے وہ ایمان کی حقیقت کو سمجھ نہیں سکتے۔

(2) مسلمانوں کو بتایا گیا کہ منافق تمہارے دشمن ہیں لہٰذا ان سے بچتے رہو۔

(3) یہ بتایا گیا کہ منافقوں کا یہ گمان باطل ہے کہ وہ مدینہ منورہ پہنچ کر مسلمانوں اور ان کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مدینہ منورہ سے نکال دیں گے۔

(4) آخر میں مسلمانوں کو ترغیب دی گئی کہ وہ اللہ پاک کی اطاعت اور اس کی عبادت میں مصروف رہیں، اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے مقابلے کے لیے اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ کریں اور اس میں دیر نہ کریں کیونکہ موت کا وقت کسی کو معلوم نہیں۔

پارہ 28، المنٰفقون

CamScanner

ذہن نشین کیجیے

(1)... زبان سے کچھ کہنا اور دل میں اس کے خلاف رکھنا منافقت کی علامت ہے۔

(2)... مواخذے سے بچنے کے لئے قسموں کو ڈھال بنانا منافقوں کا طریقہ ہے۔

(3)... منافقوں کے دلوں پر اللہ پاک مہر لگا دیتا ہے کہ وہ کچھ سمجھتے نہیں۔

(4)... منافق کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ تکبُّر کرتے ہوئے حق سے منہ پھیر لیتا ہے۔

(5)... آسمانوں اور زمین کے خزانوں کا حقیقی مالک اللہ پاک ہی ہے۔

(6)... دنیا میں انسان کو سب سے زیادہ اللہ پاک کی یاد سے غافل کرنے والی دو چیزیں ہیں: مال اور اولاد۔

سُوْرَةُ التَّغَابُن

تعارف و مضامین:

تغابُن کا لفظی معنیٰ ہے خرید و فروخت میں نقصان پہنچانا اور یہ قیامت کے دن کا ایک نام بھی ہے۔ اس سورت کی آیت نمبر 9 میں بتایا گیا کہ قیامت کا دن "یَوْمُ التَّغَابُنِ" یعنی نقصان اور خسارے کا دن ہے، اس مناسبت سے اسے "سورۂ تغابُن" کہتے ہیں۔

اس سورت کے مرکزی مضمون میں "عقائد سے متعلق اُمور" بیان کئے گئے ہیں مزید اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) ابتدا میں اللہ پاک کی قدرت و عظمت پر دلالت کرنے والی صفات بیان کی گئیں ہیں۔

(2) اللہ پاک کے رسولوں کو ان کے بشر ہونے کی وجہ سے جھٹلانے والی سابقہ اُمتوں کا انجام بیان کر کے کفار کو ڈرایا گیا اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرنے والوں سے قسم کے ساتھ فرمایا گیا کہ انہیں ضرور دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

(3) قیامت کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ دن ہارنے والوں کی ہار ظاہر ہونے کا دن ہے۔

(4) ہر مصیبت اللہ پاک کے حکم سے پہنچتی ہے۔

(5) اہل و عیال کے متعلق اہم ہدایات دی گئیں ہیں۔

(6) آخر میں تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرنے، اللہ پاک کے دین کی سربلندی کے لیے اس کی راہ میں مال خرچ کرنے، بخل اور لالچ سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے اور اللہ پاک کے دین کی سربلندی کی خاطر اپنا مال خرچ کرنے والے نیک لوگوں کو دُگنے اجر کی بشارت دی گئی ہے۔

CamScanner

ذہن نشین کیجیے

(1)... انسان کو بے بس اور مجبور نہیں بنایا گیا بلکہ اچھے برے کی تمیز کا اختیار دیا گیا ہے۔

(2)... اللہ پاک نے انسان کو اچھی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔

(3)... اللہ پاک کے علم کی وسعت کا یہ عالَم ہے کہ وہ ہمارے خیالات اور دلی ارادوں سے بھی باخبر ہے۔

(4)... قرآن نور ہے کہ اس کی بدولت گمراہی کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور ہدایت و گمراہی میں فرق واضح ہو جاتا ہے۔

سُورَۃُ الطَّلَاق

تعارف و مضامین:

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے، اس پابندی کے اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں۔ اس سورت میں چونکہ طلاق اور اس کے بعد کے یعنی عدت کے اَحکام بیان کئے گئے ہیں اس لئے اس سورت کا نام ”سورۂ طلاق“ رکھا گیا ہے۔

اس سورت کے مرکزی مضمون میں ”اِزدواجی زندگی کے احکام“ بیان کیے گئے ہیں نیز اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) سورت کی ابتدا میں صحیح طریقے سے طلاق دینے کا طریقہ، عدت اور رجوع کے مسائل بیان کئے گئے ہیں کہ اگر عورت کو طلاق دینی ہو تو پاکی کے دنوں میں دی جائے، عورت شوہر کے گھر میں اپنی عدت پوری کرے، اگر ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو عدت پوری ہونے سے پہلے بھلائی کے ساتھ عورت سے رجوع کر لیا جائے یا اسے چھوڑ دیا جائے اور اگر رجوع کیا جائے تو اس رجوع پر دو مَردوں کو گواہ بنا لیا جائے۔

(2) یہ بتایا گیا ہے کہ وہ عورت جسے بچپن یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت تین مہینے ہے اور جو عورت حاملہ ہو اس کی عدت بچہ پیدا ہونے تک ہے۔

(3) شوہر کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ عدت ختم ہونے تک اپنی حیثیت کے مطابق عورت کو رہائش اور خرچہ دے، اگر بچے کو دودھ پلانے کی اُجرت دینی پڑے تو وہ اُجرت دینا بھی شوہر پر لازم ہے۔

(4) سورت کے آخر میں اللہ پاک کے اَحکام کی مخالفت کرنے والی قوموں پر نازل ہونے والے عذابات کا ذکر کر کے شرعی اَحکام کی مخالفت کرنے سے ڈرایا گیا ہے نیز رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کی حکمت بیان کی گئی اور اللہ پاک کی قدرت و علم کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

CamScanner

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾...اللہ پاک کی حدود واحکام کی نافرمانی کرنے والا اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔

﴿2﴾...پریشانیوں اور مشکلات سے نجات اور آسانی کا راستہ چاہیے تو تقویٰ وپرہیز گاری اختیار کرو۔

﴿3﴾... متقی وپرہیز گار کو وہاں سے روزی دی جاتی ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

﴿4﴾...اللہ پاک کی مدد اور رحمت چاہیے تو اس کی ذات پر کامل بھروسا رکھو۔

﴿5﴾...جو اللہ پاک سے ڈرتا ہے اللہ پاک اس کے کام آسان فرمادیتا ہے۔

سُوۡرَۃُ التَّحۡرِیۡم

تعارف و مضامین:

تحریم کا معنیٰ ہے کسی چیز کو حرام ٹھہرانا اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت کے کلمے "لِمَ تُحَرِّمُ" سے لیا گیا ہے۔

اس سورت کا مرکزی مضمون "نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزواجِ مطہرات سے متعلق" ہے، مزید اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) ایمان والوں کو اپنی ذات اور اہل و عیال کو جہنم سے بچانے، سچی توبہ کرنے اور جہاد کرنے کے احکام دیے گئے ہیں۔

(2) آخر میں کافروں کے لئے حضرت نوح اور حضرت لوط عَلَیْہِمَا السَّلَام کی بیویوں کی مثال بیان کی گئی اور مسلمانوں کے لئے فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی مثال بیان فرمائی گئی تاکہ دو بُری مثالیں اور دو اچھی مثالیں لوگوں کے سامنے واضح ہو جائیں۔

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... حلال کو اپنے اوپر حرام کرلینا بھی قَسم کی ایک قِسم ہے۔

﴿2﴾... اللہ پاک کی اجازت سے اس کے بندے بھی مدد کرتے ہیں۔

﴿3﴾... ہر مسلمان پر اپنی اصلاح کرنا اور اہلِ خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت کرنا لازم ہے۔

﴿4﴾... فرشتے اللہ پاک کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے، وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم ہوتا ہے۔

﴿5﴾... بروزِ قیامت ایمان والوں کو ایسا نور عطا ہو گا جو ان کے آگے اور ان کے سیدھی طرف دوڑ رہا ہو گا۔

﴿6﴾... قیامت کے دن ایمان کے بغیر بزرگوں کی صحبت فائدہ نہیں دے گی۔

ذہنی مشق

CamScanner

سُوْرَةُ الْمُلْك

تعارف و مضامین:

اس سورت کے کئی نام ہیں، پہلی آیت میں ملک یعنی سلطنت و بادشاہت کا ذکر ہے اس مناسبت سے اسے سورۂ ملک کہتے ہیں۔ اس سورت کی پہلی آیت میں لفظ "تَبٰرَكَ" ہے اس مناسبت سے اسے سورۂ تبارک بھی کہتے ہیں۔ یہ سورت چونکہ عذاب سے نجات دینے والی، عذاب سے بچانے والی اور عذاب کو روکنے والی ہے اس لئے اسے سورۂ مُنْجِیَه، وَاقِیَه اور مَانِعَه بھی کہتے ہیں۔

اس سورت کے مرکزی مضمون میں اسلام کے بنیادی عقائد (جیسے اللہ پاک کی وحدانیت، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت، قرآنِ کریم کی حقانیت، حشر و نشر اور قیامت کے دن اعمال کی جزا و سزا) کو مؤثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مزید اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اللہ پاک کی عظمت، سلطنت اور قدرت کے بارے میں بتایا گیا۔

(2) زندگی اور موت کی پیدائش کا مقصد اَعمال کی جانچ کرنا بیان کیا گیا۔

(3) اللہ پاک کی قدرت کی نشانیاں بیان کی گئیں۔

(4) اللہ کے اَزلی و اَبدی علم کا بیان ہے کہ وہ ظاہر و پوشیدہ، کھلی و چھپی ہر بات کو جانتا ہے۔

(5) جو نعمتیں اللہ پاک نے اپنی مخلوق کو عطا فرمائی ہیں انہیں بیان کیا گیا تاکہ اس کا شکر ادا کریں۔

(6) کفارِ مکہ کو عذاب سے ڈرایا گیا اور پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی۔

(7) آخر میں مومن و کافر کا حال واضح کرنے کے لیے الٹا چلنے اور سیدھا چلنے والے کی مثال بیان کی گئی اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلانے والوں کو عذابِ الٰہی سے ڈرایا گیا ہے۔

سورۂ ملک کی فضیلت:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بے شک قرآنِ پاک میں 30 آیتوں پر مشتمل ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کے لیے شفاعت کرتی رہے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت کر دی جائے گی اور وہ "تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ" ہے۔ (1)

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... انسان کو پیدا کرنے کا مقصد آزمائش ہے کہ کون زیادہ اچھے عمل کرتا ہے۔

﴿2﴾... آسمانوں کی تخلیق قدرتِ الٰہی کی بہت بڑی دلیل ہے۔

﴿3﴾... اللہ پاک کا خوف رکھنے والوں کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

﴿4﴾... ساری مخلوق کو حقیقی طور پر رزق دینے والا اللہ پاک ہی ہے۔

﴿5﴾... کان، آنکھ اور دل اللہ پاک کی عظیم نعمتیں ہیں، انہیں اسی مقصد کے لئے استعمال کیا جائے جس کے لئے یہ عطا ہوئیں۔

﴿6﴾... قیامت کب آئے گی اس کا ذاتی علم صرف اللہ پاک کو ہے۔

ذہنی مشق

سُوْرَۃُ الْقَلَم

تعارف و مضامین:

اس سورت کی پہلی آیت طیبہ میں اللہ پاک نے قلم کی قسم ارشاد فرمائی ہے، اس مناسبت سے اس کا نام "سورۂ قلم" رکھا گیا۔ اس سورت کا ایک نام "سورۂ نون" بھی ہے اور یہ نام اس سورت کی پہلی آیت کریمہ کی ابتدا میں مذکور حرف "ن" کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔

اس سورت کے مرکزی مضمون میں "رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان" کو بیان کیا گیا ہے۔ مزید اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) کفارِ مکہ کے سامنے باغ والوں کی مثال اور ان کا انجام بیان کر کے بتایا کہ جو اللہ پاک کے حکم کی مخالفت کرے تو اس کے لیے ایسی ہی سزا ہوتی ہے، لہٰذا ہوش میں آؤ اور اپنا انجام خود سوچ لو کہ جب دنیا کی سزا اتنی دردناک ہے تو آخرت کی سزا کیسی ہو گی۔

(3) کافروں کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ مسلمان اور کافر ایک جیسے ہیں، اس دعوے پر ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔

(4) حشر کے میدان میں کفار کی ذِلت و رُسوائی بیان کی گئی اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کفار کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کرنے اور ہر حال میں حُکمِ الٰہی کا انتظار و پیروی کرنے کی تلقین کی گئی اور اس سلسلے میں حضرت یُونُس عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ بیان کیا گیا۔

(5) سورت کے آخر میں کفار کے حسد و عناد کا ذکر کیا گیا اور بتایا گیا کہ حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام جہانوں کے لئے شرف کا باعث ہیں تو ان کی طرف جنون کی نسبت کس طرح کی جا سکتی ہے۔

پارہ 29، القلم

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾...رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہونے والے اعتراضات واِلزامات کا جواب اللہ پاک نے خود دیا ہے۔

﴿2﴾...رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام اَخلاقی اچھائیاں ان کے اعلیٰ معیار کے ساتھ عطا کی گئی ہیں۔

﴿3﴾...دنیا کی خاطر دین کے اَحکام میں خلافِ شرع نرمی برتنا مُداہَنَت ہے اور یہ ناجائز و حرام ہے۔

﴿4﴾...حق داروں کو ان کے حق سے محروم کرنے کی نیت بہت بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے۔

﴿5﴾...جو سچے دل سے اِخلاص کے ساتھ توبہ کرتا ہے اللہ پاک اسے بہت بھلائی عطا فرماتا ہے۔

CamScanner

سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃ

تعارف و مضامین:

حاقہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے، اس کا معنیٰ ہے یقینی طور پر واقع ہونے والی، چونکہ اس سورت کو اسی نام کے سوال کے ساتھ شروع کیا گیا ہے اس لئے اسے "سورۂ حاقہ" کہتے ہیں۔

اس سورت کے مرکزی مضمون میں "قیامت کی ہولناکیوں، قرآنِ مجید کے اللہ پاک کا کلام ہونے اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کفار کے تمام اِلزامات سے بری ہونے" کا بیان ہے۔ مزید اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ قیامت کا واقع ہونا یقینی اور قطعی ہے، اس کی دہشت، ہولناکی اور شدت کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔

(2) کفارِ مکہ کو نصیحت کے لیے قوم عاد اور ثمود کا دردناک انجام بیان کیا گیا اور بتایا گیا کہ وہ دیگر جرائم کے علاوہ دلوں کو دہلا دینے والی قیامت کو بھی جھٹلاتے تھے، نیز فرعون اور اس سے پہلے الٹنے والی بستیوں کا ذکر کیا گیا کہ اللہ پاک کے رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے اللہ پاک نے انہیں زیادہ سخت گرفت سے پکڑ لیا۔

(3) جو لوگ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لائے انہیں اللہ پاک نے کشتی میں سوار کر کے طوفان کے عذاب سے بچا لیا اور نسلِ انسانی کو باقی رکھا۔

(4) قیامت کی چند ہولناکیاں بیان کی گئیں، نیز سعادت مندوں اور بدبختوں کا حال بیان کیا گیا۔

(5) اللہ پاک نے قسم کے ساتھ بیان کیا کہ قرآنِ مجید اللہ پاک کی وحی ہے کسی شاعر کا کلام یا کاہن کا قول نہیں ہے۔

(6) سورت کے آخر میں دلیل کے ساتھ بیان کیا گیا کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سچے رسول ہیں۔

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... قیامت آنے میں کوئی شک نہیں، اس کا آنا یقینی ہے۔

﴿2﴾... جن قوموں نے قیامت کو جھٹلایا وہ اللہ پاک کے عذاب کا شکار ہو گئیں۔

﴿3﴾... رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کی نافرمانی ربّ تعالیٰ کے سخت عذاب کا سبب ہے۔

﴿4﴾... سابقہ قوموں کی تباہی کے تذکرے سے عبرت و نصیحت حاصل ہوتی ہے۔

﴿5﴾... اللہ پاک سے ہماری کوئی حالت چھپی نہیں وہ ہمارے سب احوال سے باخبر ہے۔

CS CamScanner

سُوْرَةُ الْمَعَارِج

تعارف و مضامین:

معارج کا معنٰی ہے بلندیاں اوراس سورت کی تیسری آیت میں مذکور لفظ "معارج" کی مناسبت سے اس سورت کا نام "سورۃ معارج" رکھا گیا۔

اس سورت کے مرکزی مضمون میں "قیامت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے، جزاو حساب اور عذابِ جہنم کی کیفیت" بیان کی گئی ہے۔ مزید اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) سورت کی ابتدا میں بتایا گیا کہ کفارِ مکہ جس عذاب کا مذاق اڑاتے اوراس کے جلد نازل ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں وہ اللہ پاک کی طرف سے ان پر واقع ہونے والا ہے اوراسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔

(2) رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کفار کی طرف سے پہنچنے والی اَذیتوں پر صبر کی تلقین کی گئی۔

(3) قیامت، جہنم اوراس کے عذاب کی ہولناکیاں بیان کی گئیں اور کافروں کا اُخروی حال بتایا گیا ہے۔

(4) عام انسان کا حال بیان کیا گیا کہ جب اُسے کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو وہ اس پر صبر نہیں کرتا اور جب مال ملتا ہے تو اسے راہِ خدا میں خرچ نہیں کرتا۔

(5) مسلمانوں کو مشرکین سے ممتاز کرنے والے آٹھ اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔

(6) سورت کے آخر میں کفارِ مکہ کی سَرزَنِش کی گئی اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دیتے ہوئے ان کے سامنے کفار کا اُخروی اَنجام بیان کیا گیا ہے۔

CamScanner

ذہن نشین کیجیے

(1)...کافروں کو قیامت کا دن اس کی سختی کی وجہ سے ایک ہزار یا پچاس ہزار سال کے برابر لگے گا۔

(2)... قیامت کے دن ہر ایک کو اپنی ہی فکر ہو گی۔

(3)...کافر کو قیامت کے دن کسی صورت بھی عذاب سے نجات نہیں ملے گی۔

(4)... نماز کی پابندی کرنا اور صدقات دینا بہت بڑی خوبیاں ہیں۔

(5)... نماز کی حفاظت یہ ہے کہ نماز کے اَرکان، واجبات، سنتوں اور مستحبات کو کامل طور پر ادا کیا جائے۔

(6)...اللہ پاک کی قدرت و سلطنت سے کوئی نہیں نکل سکتا۔

CamScanner

سُوۡرَةُ نُوۡح

تعارف و مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں حضرت نوح عَلَیۡهِ السَّلَام اوران کی قوم کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ پاک نے حضرت نوح عَلَیۡهِ السَّلَام کو ان کی قوم کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا، آپ عَلَیۡهِ السَّلَام نے اپنی قوم کو بت پرستی چھوڑ دینے اور صرف اللہ پاک کی عبادت کرنے کی دعوت دی، ان کے سامنے اللہ پاک کی قدرت اور وحدانیت کے دلائل بیان کئے، اللہ پاک کی نافرمانی کرنے پر اس کے غضب اور عذاب سے ڈرایا لیکن انہوں نے آپ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جب 900 سال سے زائد عرصے تک دعوت دیتے رہنے کے باوجود قوم اپنی سرکشی سے باز نہ آئی تو حضرت نوح عَلَیۡهِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی کوشش اور قوم کی ہٹ دھرمی عرض کی اور کافروں کی تباہی و بربادی کی دعا کی تو اللہ پاک نے ان کی قوم کے کفار پر طوفان کا عذاب بھیجا اور وہ لوگ ڈبو کر ہلاک کر دیئے گئے۔

پارہ 29، نوح

CS CamScanner

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... ہر شخص کی موت کا وقت مقرر ہے جو ایک لمحہ آگے ہو سکتا ہے نہ پیچھے۔

﴿2﴾... بارگاہِ الٰہی میں استغفار اور گناہوں سے توبہ کرنے والے کے ساتھ اللہ پاک بھلائی فرماتا ہے۔

﴿3﴾... انسان کو مٹی سے پیدا کیا گیا پھر اسی میں لوٹایا جائے گا اور قیامت کے دن اسی سے اٹھایا جائے گا۔

﴿4﴾... بندے کو مال اور اولاد کی وجہ سے اللہ پاک کی عبادت اور اس کے ذکر سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔

﴿5﴾... گناہ اور خطائیں عذابِ الٰہی کا سبب ہیں۔

CamScanner